بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۳۰ محرم ۱۳۹۴ھ ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۳ہش ۲۳ فروری ۱۹۷۴ء	نمبر ۴۳

دشمن کو اُس کے بد ارادوں میں ناکام بنانے کا قرآنی طریق

مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ خدائی نصرت طلب کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الکوثر کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ سورۃ کوثر میں فرماتا ہے وَانْحَرْ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تُو قربانی کر۔ یہاں نحر سے اُونٹ کی قربانی مراد نہیں بلکہ اپنی اور اپنے صحابہؓ کی قربانی پیش کرنا مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دعائیں کر بلکہ اپنی اور اپنے صحابہؓ کی قربانی بھی پیش کر۔ کیونکہ جس اعلیٰ مقصد کے لئے تُو کھڑا ہوا ہے شیطان اسے کبھی بھی آسانی کے ساتھ پورا نہیں ہونے دے گا۔ دشمن پورا زور لگائے گا کہ ہم نے جو کوثر تجھے بخشا ہے اس میں تُو ناکام رہے۔ اِس لئے تیرا کام یہ ہے کہ تُو اس راہ میں اپنی جان اور اپنے صحابہؓ کی جان پیش کرتا چلا جا جس طرح انسان بکرے یا اُونٹ یا گائے کی قربانی سے نہیں ڈرتا اسی طرح تُو بھی اس راہ میں نڈر ہو کر اپنی قربانی پیش کر اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے صحابہؓ کی قربانی بھی پیش کر۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ اگر تُو اس طرح قربانی کرتا چلا جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ دشمن جو آج تجھے مٹانے کی کوشش کر رہا ہے خود مٹ جائے گا اور بجائے اس کے کہ تجھے نابُود کرے وہ خود نابُود ہو جائے گا۔ ... درحقیقت اِس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے الٰہی سلسلوں کے قائم ہونے کا طریق بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی سچائی قائم ہو گی دشمن اس کو مٹانے کی پوری کوشش کرے گا ایسی حالت میں دشمن کو اس کی کوششوں میں ناکام کرنے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں اور اس سے مدد اور نصرت طلب کی جائے۔ اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دین کی حفاظت اور سچائی کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جائیں نتیجہ یقیناً تمہارے حق میں نکلے گا اور تمہارا دشمن ناکام و نامراد رہے گا۔ گویا اگر فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ پر عمل کیا جائے تو اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ کا ظہور بالکل قطعی اور یقینی ہوتا ہے اور جنگوں کے متعلق تو لوگ کہتے ہیں کہ "جنگ دو سر دارد" یعنی جنگ کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا اس میں فتح بھی ہو سکتی ہے اور اس میں شکست بھی ہو سکتی ہے مگر وہ جنگ جو خدا تعالیٰ کی خاطر لڑی جائے اور جس میں فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کے مطابق دعاؤں سے بھی کام لیا جائے اور قربانیوں سے بھی کام لیا جائے اس کا یہ نتیجہ بالکل قطعی اور یقینی ہوتا ہے کہ دشمن مارا جاتا ہے اور وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔"

(قیامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں صفحہ ۳۲ تا صفحہ ۳۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ احبابِ جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مشن مارشیس کے والد محترم میاں مہر دین صاحب بیمار ہیں۔ گو اب افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

(نائب وکیل التبشیر)

مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب واقفِ زندگی مینجر کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ مرض ایسی نوعیت اختیار کر گئی ہے کہ صحیح طور پر اس کی تشخیص نہیں ہو سکی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو ۱۹ فروری کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور ان کی بیگم محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا بنت حضرت مصلح موعودؓ، خاندان حضرت مرزا عزیز احمد صاحب و خاندان حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صحت والی زندگی دے اور واسطے والدین۔ خاندان اور ساری جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

حقیقی مومنوں کا ایک بنیادی خاصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نااتفاقی و عدم اتحاد اور تشتت و افتراق کو مشرکوں کا ایک خاصہ قرار دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاں مشرکوں کے نقشِ قدم پر نہ چلنے کا حکم دیا ہے وہاں اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ مشرک لوگ باہم ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے اور مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں جیساکہ فرمایا وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا (الروم آیات ۳۲، ۳۳) یعنی مشرکوں میں سے مت بنو کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے دین کو پراگندہ کردیا اور متحد رہنے کی بجائے مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ اسکے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ایک بنیادی خاصہ یہ قرار دیا ہے کہ وہ شرک سے بکلّی پاک ہونے کے باعث باہم متحد ہونے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں حتیٰ کہ آپس میں سگے بھائیوں کی طرح بھی بن سکتے ہیں جیساکہ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (آل عمران آیت ۱۰۴) سے ظاہر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرک مختلف خداؤں نیز بُتوں اور دیوی دیوتاؤں کو پُوجنے اور ان کی الگ پرستش کرنے کی وجہ سے حقیقی معنوں میں ایک نقطے اور ایک مرکز پر کبھی جمع نہیں ہوسکتے اور اسی لئے ان میں حقیقی اور دائمی اتحاد کبھی قائم نہیں ہوسکتا اور اگر کبھی وہ متحد ہو بھی جائیں تو ان کا یہ اتحاد محض عارضی ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے مسلمان حقیقی اور کامل توحید پر قائم ہونے کے باعث صرف اور صرف خدائے احد کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتے اس لئے ان کا حقیقی اتحاد اور یکجہتی کی دولت سے مالا مال ہونا عین ممکنات میں سے ہوتا ہے۔ انکے درمیان اتحاد کی حقیقی اور پائیدار بنیاد پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ اگر وہ کبھی اور کسی زمانہ میں خود غرضی کا شکار ہوکر متحد نہ رہیں اور ان میں تشتت و افتراق راہ پا جلئے تو توحیدِ حقیقی پر مضبوطی سے قائم ہوکر وہ حقیقی اتحاد کی دولت سے ازسرِ نو مالا مال ہوسکتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں مسلمانوں کو متحد رہنے اور ہر قیمت پر اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے تفرقہ سے ہر طور بچنے کا بار بار حکم دیا ہے وہاں اتحاد کی اصل اور حقیقی بنیاد یعنی توحید کامل کی طرف توجہ دلاکر انہیں بار بار یہ باور کرایا ہے کہ ان کا خدا صرف اور صرف ایک ہی ہے اور وہ صرف اُسی کی عبادت کرتے ہیں جیساکہ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ (الکہف آیت ۱۱۱) فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ (الحج آیت ۳۵) اور اسی قسم کی متعدد دوسری آیات سے ظاہر ہے۔ اب چونکہ حقیقی اور کامل توحید صرف اسلام نے ہی پیش کی ہے اس لئے حقیقی اور کامل توحید پر ایمان لانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے نتیجہ میں اگر حقیقی اور کامل اتحاد قائم ہوسکتا ہے تو صرف مسلمانوں میں ہی ہوسکتا ہے۔

یہ ایک بہت ہی تلخ حقیقت ہے کہ اتحاد کی حقیقی بنیاد کے حامل ہونے کے باوجود گزشتہ دو صدیوں کے دوران مسلمان توحید کے منافی اعمال کی وجہ سے تشتت و افتراق کا شکار ہوئے بغیر نہ رہے جس کا انہیں زبردست خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اسی لئے ایک بہت معروف عالم دین نے کہا تھا ـــ "مسلمانوں کی قومی زندگی و عروج کا اصل دَور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی، مادی و معنوی، اعتقادی و عملی زندگی پر اجتماع و ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور ان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد اُسی دن پڑی جب اجتماع و ائتلاف کی جگہ اشتتات و انتشار کی نحوست چھانی شروع ہوگئی۔" (مسئلہ خلافت مصنفہ مولانا ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۸)

اس اشتتات و افتراق اور اس کے مہلک اثرات کو دُور کرنے کے لئے توحیدِ حقیقی کی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمانوں کا پھر متحد ہونا ازبس ضروری ہے۔ بالخصوص موجودہ نازک زمانہ میں جبکہ اسلامی دنیا بہت ہی مہیب خطرات میں گھری ہوئی ہے مسلمانوں کا سیاسی سطح پر بہرحال متحد ہونا وقت کا سب سے اہم اور بنیادی تقاضا ہے۔ اِس اتحاد کو قائم کرنے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے جو کوشش بھی کی جائے اسے ہر درد مند مسلمان کا بنظرِ استحسان دیکھنا ایک قدرتی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس کے انعقاد کا دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پُرجوش خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ صدیوں کے انتشار کے بعد مسلمانوں کا اپنی اصل یعنی اتحاد کی طرف لَوٹنے کی کوشش کرنا فی الواقعہ موجودہ دَور کا ایک انتہائی اہم اور دُوررس نتائج کا حامل واقعہ ہے۔ اِس پر جس قدر خوشیاں منائی اور اسکی کامیابی اور استحکام کیلئے جتنی بھی دُعائیں کی جائیں کم ہیں۔

اِسی موقع پر جبکہ اسلامی ملکوں کے سربراہ لاہور میں جمع ہیں اور اسلامی ملکوں کو درپیش مسائل پر غور کرکے متفقہ راہِ عمل متعین کرنے میں مصروف ہیں ہماری ہر لحظہ اور ہر آن یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے ایسے فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلامی تعلیم کی رو سے فساد کی جگہ اصلاح کی فضا پیدا کرنے کا موجب ہوں، فساد کے ہر پہلو سے ان کی سوچ ان کے فیصلے اور ان کے عمل محفوظ رہیں اور توحید حقیقی پر کاربند ہوکر اتحاد کی اصل بنیاد کو مستحکم بنانے میں وہ بہمہ وجوہ کامیاب رہیں تا دنیا بھر کے مسلمان فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کے مصداق قرار پاکر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں افضال و انعامات کے مستحق ٹھہریں اور انہیں اقوام عالم میں سربلندی و سرفرازی نصیب ہو۔ آمین

اِسلامی سربراہ کانفرنس

اتحادِ ملّت کی طرف اہم قدم

آرہا ہے لب پہ اے دل اِک نئی منزل کا نام
مرحبا یہ اجتماعِ ملّتِ خیر الأنام
یہ اُخوّت کی فضائیں اور زمینِ پاک پر
دل نچھاور ہو رہا ہے سیّدِ لولاکؐ پر
مصر و ایران و یمن، شام و مراکش نجدِ پاک
"آملے ہیں سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک"
گورے کالے، اسود و احمر، ہم سب ایک ہیں
دشمنوں سے جاکے یہ کہدو کہ ہم سب ایک ہیں
نیل کے پانی میں جو چنگاریاں پنہاں ہیں آج
ہیں اُنہی سے راوئ و جہلم کی موجوں کا مزاج
خاکِ ساحل میں جو لرزاں آتشِ پوشیدہ ہے
وادی و دشت و جبل میں بھی وُہی خوابیدہ ہے
وقت آیا ہے کہ دل حق کی نگہبانی کریں
سَر درِ حق پر جھکائیں اور سُلطانی کریں
تیرگی اب مہرِ تابندہ پہ چھا سکتی نہیں
خُونِ دل کی روشنی پہ آنچ آسکتی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

۶۔ شانِ جامعیت

زمانۃ للنبیین کی شان جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کی حیثیت سے حاصل ہے وہاں نبیوں کے خاتم ہونے کے لحاظ سے ایک اور شان کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت ہی عظیم اور بنیادی شان ہے اور وہ ہے شانِ جامعیت کمالاتِ نبوت۔ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو نبیوں کا خاتم بنایا تو اس سے حضور کی اس شان کی طرف بھی توجہ دلائی کہ آپ نے تمام نبیوں کے کمالات کا احاطہ کر لیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام نبیوں کے کمالات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وجود میں جمع کر لیا ہے یعنی ہر نبی میں جو بھی کمال تھا اور جس قدر بھی تھا وہ سارے کا سارا کمال حضور کی ذاتِ بابرکات نے اپنے اندر لے لیا ہے۔ ہر نبی میں جو بھی خوبی تھی جو بھی حسن تھا جو بھی خاص عظمت کی بات تھی وہ ساری کی ساری خوبیاں وہ سارے کا سارا حسن اور وہ ساری کی ساری برتری کی باتیں علی وجہ الاتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں جمع ہو گئیں ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس وہ عظیم المرتبت شانیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کی حیثیت سے عطا کی ہیں ان میں سے ایک بے مثال شان آپ کی یہ بھی ہے کہ آپ سب نبیوں کے کمالات کے جامع ہیں اور جو کمال بھی کسی نبی میں تھا وہ بلاشبہ آپ میں بھی تھا اور سب سے بڑھ چڑھ کر تھا اور امتیاز و فضیلت کی انتہائی شان لئے ہوئے تھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ کمال آپ میں تو اصلی تھا اور دیگر انبیاء میں آپ کے واسطہ سے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اعلیٰ و ارفع شان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فبھداھم اقتدہ۔ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کی اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کریگا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا۔ اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا" (چشمہ مسیحی)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:۔

"وہ سب دنیا کے وصفی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالاتِ متفرقہ اور خصائلِ مختلفہ کے جامع تھے اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے ہیں قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ" (الحکم ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء)

آپ کا جامع جمیع کمالاتِ انبیاء ہونا محض دعوے ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ آپ کی سیرت مبارکہ پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے اور آپ کی کتابِ حیات کے سرسری مطالعہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ جو کمالات انبیائے سابقین کو الگ الگ دئے گئے وہ سب کے سب اکٹھے کر کے اور ساتھ ہی اپنے انتہائی اعلیٰ شان کے ساتھ آپ کو عطا کئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ خاتمیت کے اس پہلو کی وضاحت میں بطور نمونہ چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اوّل۔ اگر دوسرے انبیاء نبی ہیں تو ہمارے سید و مقتدیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور نبی الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں فرمایا:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب)

دوم۔ اگر وہ انبیاء اپنے ظہور کے وقت نبی ہوئے تو ہمارے سید و مقتدیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وجود کے وقت سے ہی نبی تھے جو تخلیقِ آدمؑ سے بھی قبل کا زمانہ ہے۔ آپ نے خود فرمایا:۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ (مسند احمد بن حنبل)

کہ میں تو اس وقت سے نبی ہوں جب کہ آدم ابھی روح اور جسم کی تخلیق میں ہی نہ تھے۔

سوم۔ اگر دیگر انبیاء کو صرف دین دیا گیا تو آپ کو کامل دین دیا گیا اور دائمی دین دیا گیا جس میں نہ کمی کی گنجائش ہے نہ اضافہ کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورہ مائدہ)

چہارم۔ اگر دیگر انبیاء کے دین میں تحریف و تبدیل راہ پا گئی جس سے وہ ختم ہو گئے تو آپ کے دین میں تجدید رکھی گئی جس سے وہ قیامت تک تازہ بتازہ ہو کر ہمیشہ کے لئے باقی رہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (مشکوٰۃ)

تجدید و اصلاح کے ساتھ اس کی حفاظت کا بھی انتظام کیا گیا۔ فرمایا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ حجر)

پنجم۔ اگر شریعت موسوی میں جلال اور شریعت عیسوی میں جمال غالب تھا اور حکم کی صرف ایک ایک جانب کی رعایت تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں جلال و جمال کا مجموعی کمال غالب ہے جس کا نام اعتدال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (قرآن مجید)

آپ نے ہر حالت میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا حالتِ اقتدار میں بھی اور حالتِ ضعف میں بھی کہ ایک گروہ کثیر انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔

ششم۔ اگر دیگر ادیان اور انبیاء نے اپنی اپنی قومیتوں اور ان ہی کی رستگاری کا خیال رکھا جیسے حضرت موسیٰ نے فرمایا

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ (قرآن مجید)

اور مسیح نے کہا کہ میں اسرائیلی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا ہوں تو اسلام میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ انسانیت کی رعایت اور پورے عالم بشریت پر شفقت کا خیال رکھا۔ اور آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورہ انبیاء)

اور پھر فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سورہ سبا)

اور آپ نے اپنے متعلق خود بھی بتایا کہ

كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً۔ (بخاری و مسلم)

دوسرے انبیاء اپنے اپنے حلقوں اور قوموں کو بیدار کرنے والے تھے ہمارے سید و مقتدیٰ کے متعلق فرمایا

لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (قرآن مجید)

ہفتم: اگر دیگر انبیاء کی نبوتیں مرجع اقوام و ملل تھیں تو ہمارے سید و مولیٰ کی نبوت مرجع انبیاء و رسل بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (القرآن المجید)

تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب لازم ہے کہ عظمت و جلالتِ شان والے خاتم النبیین پر ایمان لاؤ۔ حدیث لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَآ اِلَّا اتِّبَاعِيْ (ترجمہ کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ دونوں زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا) (الیواقیت والجواہر) بھی اس حقیقت کو ثابت کرتی ہے اور پھر معراج کے موقعہ پر بیت المقدس میں انبیاء کی امامت کرنا بھی یہی بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے کے باعث متبوع انبیاء و رسل بھی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہشتم: اگر دیگر انبیاء کو خلق حسن اور خلق کریم عطا کیا گیا تو آپ کو خلقِ عظیم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" (قرآن مجید)

عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائی کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں۔ یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا" (القرآن المجید)

یعنی اے ہمارے پیارے نبی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب ۴۵ میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی
کے روغن سے تیرے مصاحبوں
سے تجھے زیادہ معطر کیا۔"

الغرض ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شانِ جامعیت حاصل تھی اس میں آپ تنہا تھے وہ اور کسی کو حاصل نہ ہوئی حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شانِ جامعیت کے ثبوت میں سیرِ معراج کو پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین و خیر الآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا۔ اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں والے کمالات بھی موجود ہیں۔" (خطبہ الہامیہ)

تمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

۷۔ شانِ افضلیتِ تامہ کاملہ

شانِ خاتم النبیین کے سلسلہ میں اس وقت تک خاکسار نے جو کچھ بیان کیا وہ آیت کے سیاق و سباق۔ شانِ نزول اور لغوی معنی کے لحاظ سے تھا اور جو بے نظیر اور امتیازی شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس لحاظ سے ثابت ہوتی تھیں۔ ان کا تذکرہ تھا۔ اب آخر میں خاتم النبیین کی ترکیب سے جو ارفع و اعلیٰ شان ہمارے سید و مولیٰ کی مستنبط ہوتی ہے اس کا ذکر کروں گا۔

خاتم النبیین مرکب اضافی ہے لفظ خاتم مضاف ہے اور النبیین مضاف الیہ ہے یہ مرکب اضافی۔ خاتم النبیین لغت۔ محاورہ اور مذہب کی ساری تاریخ میں صرف ایک مرتبہ اور وہ بھی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوا ہے اور وہ بھی آپ کی مدح میں عربی زبان کے محاورات میں جب کبھی خاتم النبیین کے طریق پر کوئی مرکب اضافی استعمال ہوا ہے تو ایسے مرکب اضافی کے معنی ہمیشہ اس چیز کے مضاف الیہ کے اعلیٰ اور کامل اور انتہائی افضل فرد کے ہوتے ہیں۔ ایسے استعارات کی اگرچہ متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں اور ہماری طرف سے بار بار انہیں شائع کر کے پیش کیا جا چکا ہے تاہم اس وقت صرف چھ مثالیں پیش کرتا ہوں:۔

(۱) ابو الطیب کو خاتم الشعراء کہا گیا ہے مشہور شعر ہے:۔

"فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی"

(مقدمہ دیوان المتنبی ص۴)

(۲) اسد اللہ الغالب حضرت علی رضی کو خاتم الاولیاء کہا گیا۔ (تفسیر صافی سورۃ احزاب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یا علی انا خاتم الانبیاء
وانت خاتم الاولیاء"

(۳) حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المحدثین لکھا جاتا ہے۔ (عجالہ نافعہ جلد اول)

(۴) حضرت شاہ عبد العزیز صاحب خاتم المحدثین والمفسرین تھے۔ (ہدیۃ الشیعہ ص۴)

(۵) حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کو خاتم المفسرین لکھا گیا۔ (اسرارِ قرآنی ٹائٹل پیج)

(۶) امام محمد عبدہ کو خاتم الائمہ قرار دیئے جاتے ہیں۔ (تفسیر الفاتحہ ص۱۴۵)

ان چند مثالوں سے ظاہر ہے کہ اہلِ عرب اور دوسرے محققین علماء کے نزدیک جب بھی کسی ممدوح کو خاتم الشعراء یا خاتم المفسرین یا خاتم الاولیاء یا خاتم الائمہ یا خاتم المحدثین کہا جاتا ہے تو اس کے معنے بہترین شاعر۔ سب سے بڑا مفسر۔ سب سے بلند مرتبہ محدث یا امام اور ولی کے ہوتے ہیں۔ اس طور پر خاتم جب استعمال ہو تو خاتم کا مفہوم یہی ہوتا ہے کہ شخص موصوف بحیثیت تمام اس کمال میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے اس کی مانند کوئی دوسرا نہیں۔ اور اس طرح اس کے اعلیٰ اور افضل ہونے سے اس کی مانند یا اس کے برابر ہونے کی نفی خود بخود لازم آتی ہے۔ اس محاورۂ عرب کے لحاظ سے خاتم النبیین کے یہ معنے ہوں گے کہ آپ اپنے مضاف الیہم یعنی جملہ انبیاء کا اعلیٰ و افضل فرد ہیں۔ کوئی دوسرا نبی آپ کے درجہ اور پایہ کا نہیں۔ آپ اپنے کمالات۔ اپنی قوت قدسیہ۔ قوتِ احیاء اور شانِ نبوت کے آخری مقام تک پہنچے ہوئے ہیں اور کوئی اس مقام میں آپ کا شریک نہیں۔ آپ اپنے کمالات کے لحاظ سے بے مثال اور عدیم النظیر ہیں۔ گویا اس ترکیب اضافی کی رو سے خاتم النبیین کا یہ مطلب اور مفہوم ہوگا کہ آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ اور نبوت اپنے تمام درجات و مراتب کی آخری حد تک آ گئی۔ اور اب نبوت کا کوئی درجہ اور مرتبہ باقی نہیں رہا کہ جس تک وہ آئے اور حرکت کر کے آگے بڑھے اس لئے خاتم النبیین پر نبوت اور کمالاتِ نبوت کے تمام مراتب پورے ہو گئے اور آپ کی ذاتِ اقدس پر تمام کمالاتِ نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ کر مکمل ہو گئے:۔

"ختم شد بر ذاتِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر پیغمبرے"

اس ترکیب اضافی کے لحاظ سے جو شان خاتم النبیین کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اور جس محاورہ کے استعمال یہ حقیقت سامنے آتی ہے اس کی تائید لغتِ عرب میں اس ترکیبِ اضافی سے استعمال ہونے والے جملہ محاورات کرتے ہیں۔ جب حضرت علی کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں تو اس کا مفہوم ہوتا ہے کہ آپ نہایت بلند و بالا شان والے ولی ہیں اور ولایت کے مقام کے لئے جو کمال ہے۔ آپ اس کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اب ان کے بعد اولیاء کی آمد رک گئی ہے یا جب ہم کسی کو خاتم المفسرین یا خاتم المحدثین کہتے ہیں تو یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ وہ مفسرین اور محدثین میں اعلیٰ و افضل ہیں یہ نہیں کہتے کہ ان کے بعد مفسرین اور محدثین کی آمد رک گئی ہے۔ خود اردو زبان میں بھی ختم کا مفہوم کمال کی خاتمیت لیا جاتا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حاتم پر سخاوت ختم ہو گئی تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حاتم کے بعد سخی تو ہوں گے لیکن اس جیسا کوئی سخی نہ ہوگا یا جب ہم کہتے ہیں کہ رستم پر پہلوانی ختم ہو گئی تو ہر شخص سمجھتا ہے کہ اس کا یہی مفہوم ہے کہ پہلوان تو ہوں گے لیکن رستم جیسی شان والے پہلوان نہ ہوں گے۔ عربی زبان میں اسی ترکیب اضافی کے ساتھ جب خاتم کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ خاتم النبیین میں استعمال ہوا ہے تو اس کا یہی مفہوم محاورۂ زبان کے لحاظ سے لیا جائے گا کہ آپ نبیوں میں بہت بلند شخصیت کے مالک ہیں اور ان سب سے افضل ہیں۔ اسی طرح جب یہ کہیں کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی تو اس کا مطلب بھی یہی ہوگا۔ کہ آپ جیسے نبوت کا مقام رکھنے والے نبی نہ ہوں گے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اسی مطلب کی تصدیق میں فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" (تحذیر الناس ص۲۸)

اس لئے کہ اب آپ جیسا نبی نہیں آ سکتا اور عوام کے اس خیال کو کہ خاتم النبیین اور ختمِ نبوت سے یہ مراد ہے کہ آپ سب سے آخر میں آئے اور آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں آ سکتا اور نبوت کے ہر کمال کا حصول اب ناممکن ہو گیا ہے۔ آپ رد کرتے ہیں اور اس قسم کے خیال کو عوام کا خیال قرار دیتے ہوئے نادرست قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ مولانا موصوف لکھتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم زمانی یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

پھر مولانا موصوف مناظرہ عجیبہ صفحہ ۳۹ میں فرماتے ہیں:۔

"تاخر زمانی افضلیت کے لئے موضوع نہیں۔ افضلیت کو مستلزم نہیں۔ افضلیت سے اس کو بالذات کچھ علاقہ نہیں۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ محض آخر میں آنا کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ خاتم النبیین کا بلحاظ محاورۂ عرب صرف یہ مفہوم ہے کہ آپ نبیوں میں سب سے اکمل اور سب سے افضل فرد ہیں اور کوئی نبی آپ کی شان کا نہیں اور نہ کوئی نبی آپ جیسی شان کا ہو سکتا ہے۔ انہی معنوں میں نبوت ختم ہوئی کہ آپ جیسا کوئی نبی اب نہیں ہو سکتا اور نہ آپ جیسی نبوت کسی کو مل سکتی ہے۔ اسی نکتہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خوب سمجھا تھا۔ جبکہ آپ نے یہ فرمایا کہ:۔

"قولوا انہ خاتم الانبیاء
ولا تقولوا لا نبی بعدہ"

اے لوگو! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ تو کہا کرو کہ خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(تفسیر الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر رئیس الصوفیہ حضرت محی الدین ابن عربی نے بھی اِس حقیقت کو تسلیم کیا اور لکھا:

اِنّ النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ نبوۃ التشریع لا مقامھا۔

وہ نبوّت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ختم ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوّت ہے مقامِ نبوّت نہیں۔ (فصوص الحکم ص ۱۴۰، ۱۴۱)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی نے بھی یہی سمجھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں خُتِمَ بِہِ النبیّون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے نئی شریعت دیکر مامور فرمائے۔ (تفہیماتِ الٰہیہ جلد ۲ ص ۷۲)

جناب الشیخ عبد القادر الکردستانی تحریر فرماتے ہیں:-

"ان معنی کونہ خاتم النبیین ھو انہ لا یبعث بعدہ نبی آخر بشریعۃ اُخرٰی۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر مبعوث نہ ہوگا۔"

(تقریب المرام جلد ۲ ص ۲۳۳)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب رومی علیہ الرحمۃ خاتمیتِ نبوی کی تشریح کرتے ہوئے اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:-

بہر ایں خاتم شُد است اُو کہ بجُود
مثلِ اُو نے بُود و نے خواہند بُود

آپ خاتم اس لئے ہوئے کہ آپ بے مثل ہیں۔ فیض روحانی کی بخشش میں آپ جیسا نہ کوئی پہلے نبی ہوا ہے اور نہ آئندہ آپ جیسا ہوگا۔

بزرگانِ سلف کے اِن اقوال سے یہ بات واضح ہے کہ خاتم النبیین کی صاف اور سیدھی حقیقت یہ ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت کے کمالات ختم ہیں اس لئے آپ سب سے افضل اور اشرف اور اعلیٰ نبی ہیں۔ آئندہ آپ جیسا کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور نہ آپ جیسی نبوّت کسی کو مل سکتی ہے اور نہ کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے جو آپ کی شریعت کو چھوڑ کر اور اسے منسوخ کر کے کوئی اور شریعت قائم کرے۔ کیونکہ آپ کی شریعت دائمی ہے اور اس کے بعد کوئی اور شریعت نہیں۔ بالفاظِ دیگر ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم شان ہے کہ آپ جمیع انبیاء میں افضلیت کاملہ تامّہ کے مقام پر کھڑے ہیں۔ ہمارے آقا و پیشوا کی یہ عمومی افضلیت کاملہ تامّہ کی شان اور دیگر تمام شانیں جو خاتم النبیّین کی حیثیت سے آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختص کی ہیں بفضلِ خدا و بتوفیقِ ایزدی ہم دل و جان سے تسلیم کرتے اور ان پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت انتہائی عقیدت و فدائیت کے جذبات کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن تمام شانوں کے ساتھ خاتم النبیّین یقین کرتی ہے۔ اور اسے اپنے ایمان کا اہم اور بنیادی رُکن خیال کرتی ہے۔ حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم سے دِلی وابستگی اور آپ کی ان اعلیٰ و ارفع اور سچّی و حقیقی شانوں کے تسلیم کرنے کے باوجود جماعتِ احمدیہ پر منکرِ ختمِ نبوّت کا الزام دینا سراسر ظلم اور تحکّم ہے۔ اس کے جواب میں حضرت بانیٔ احمدیّت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز کلمات میں سے ایک اقتباس پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصّہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختمِ نبوّت میں ہے سمجھتے ہی نہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے مگر اسکی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ختمِ نبوّت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے۔ مگر ہم بصیرتِ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اِس چشمہ سے سیراب ہوئے ہیں۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد اوّل ص ۳۲۷)

الغرض حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس ایک ایسا عجیب اور دلفریب شان ہے کہ جس کا بیان بھی کما حقہٗ ممکن نہیں ؎

حسنِ جاناں بگوشِ خاطرِ شاں
گفت رازے کہ گفتنش نتواں

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

زعماء صاحبان انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کے زعیم اعلیٰ اور زعیم صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ

۱۔ چندہ مجلس انصار اللہ تمام اراکین سے شرح کے مطابق وصول کریں جو ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔

۲۔ چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں۔ کیونکہ کئی ماہ کے گزرنے کے بعد یکدفعہ چندہ کی وصولی مشکل ہوتی ہے۔

۳۔ جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

برادرم عزیزم محمد منظور صادق ایم اے کا نکاح ہمراہ عزیزہ وحیدہ نسیم صاحبہ بنت شیخ محمد الدین صاحب سے مبلغ پانچہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ یکم فروری ۱۹۷۴ء کو مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ نے قبل از نماز جمعہ مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(ڈاکٹر خواجہ محمد افضل راولپنڈی)

درخواست دعا

مکرم ماسٹر نور محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر کے صاحبزادے عزیزم عاشق محمد صاحب خالد اپنڈے سائٹس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ عنقریب اپریشن ہو رہا ہے۔

محترم عبد الکریم صاحب کارکن دفتر خزانہ کی والدہ بوجہ کمزوری و تقاضائے عمر اکثر بیمار رہتی ہیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ مجلس دہلی گیٹ لاہور بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

ان سب مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

ماہ تبلیغ / فروری کے مطالعہ کے لئے "سبز اشتہار" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مقامی و اضلاع اس کتاب کو دفتر سے حاصل کر کے خدام میں تقسیم کریں اور مطالعہ کرائیں۔ آخر ماہ میں امتحان لے کر مرکز کو مطلع کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

/-۲۰۰
دوسو روپیہ ماہوار

ابتدائی تنخواہ پر سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ کم از کم تعلیم میٹرک ہو۔ تجربہ کار اور اہل نوجوانوں کو زیادہ معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ تیز رفتار ترقی اور بہتر مستقبل کے خواہشمند نوجوان اپنے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کیساتھ درخواستیں بھجوائیں۔

خاکسار ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آزاد ایم پی مولوی فاضل۔ ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی۔ (انچارج کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سربراہوں کی تاریخی کانفرنس آج شام لاہور میں شروع ہو رہی ہے

مصر کے صدر سادات، لیبیا کے صدر قذافی، شام کے حافظ الاسد، سوڈان کے جنرل نمیری اور سعودی عرب کے شاہ فیصل لاہور پہنچ گئے

لاہور ۲۲ فروری۔ آج تیسرے پہر لاہور میں اسلامی سربراہوں کی نہایت درجہ اہم اور تاریخ ساز کانفرنس شروع ہو رہی ہے توقع کی جاتی ہے کہ یہ کانفرنس دنیا کے تمام اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرے گی اور اسے عالمِ اسلام کی تمام طاقتوں کو مجتمع کرنے کے سلسلے میں سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہوگی۔ وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ یہ کانفرنس عالمِ اسلام کی بیداری، اتحاد اور اتفاق کی ایک نئی علامت ہے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے تمام مسائل کو حل کرنے کی توفیق بخشے۔

اِس کانفرنس میں شرکت کے لئے گذشتہ رات تک ۲۵ ممالک کے سربراہ یا اعلیٰ اختیارات کے نمائندے لاہور آچکے تھے۔ کل دن بھر لاہور کے ہوائی مستقر میں جسے نہایت خوبصورتی اور سلیقہ کے ساتھ دلہن کی طرح سجایا گیا ہے مختلف ممالک سے آنے والے معزز مہمانوں کا تانتا بندھا رہا۔ صبح کو پہلے گیمبیا، چاڈ، متحدہ عرب ریاستوں اور اومان۔ بحرین اور قطر کے حکمران لاہور پہنچے۔ ان کے بعد لبنان اور یمن کے وزرائے اعظم اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمود ریاض وارد ہوئے۔ شام کو سعودی عرب کے شاہ فیصل۔ الجزائر کے صدر بومدین۔ سوڈان کے صدر جنرل نمیری۔ ملائیشیا کے تن عبدالرزاق شام کے صدر حافظ الاسد۔ کویت کے امیر اور ان کے ہمراہ فلسطین کی تحریک آزادی کے سربراہ یاسر عرفات تشریف لائے۔ کچھ عرصہ بعد مصر کے ایک خاص جہاز میں مصر کے صدر انوار السادات ان کی اہلیہ اور لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی لاہور پہنچے۔ بیروت (لبنان) سے عیسائیوں کا ایک وفد ایک یونانی پادری کی سربراہی میں پاکستان پہنچا۔ یہ وفد اسلامی سربراہوں کو اپنی مکمل تائید و حمایت کا یقین دلائے گا۔

آنے والے جملہ معزز مہمانوں کا انتہائی پُرتپاک طریق سے خیر مقدم کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں صدر پاکستان فضل الٰہی چوہدری اور وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو۔ پاکستان کی بری اور فضائی فوجوں کے سربراہ شامل تھے۔ ہر ایک معزز مہمان کی آمد پر گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اور ان کے ملک کے قومی ترانے گائے گئے۔ آج صبح بھی متعدد بیرونی اسلامی ممالک کے نمائندے کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لاہور پہنچے۔

سربراہ کانفرنس کے سات ممبروں کا خصوصی وفد ڈھاکہ روانہ ہوگیا

لاہور ۲۲ فروری۔ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے فیصلہ کے مطابق سربراہ کانفرنس کے سات ممبروں پر مشتمل ایک خصوصی وفد بذریعہ خاص طیارہ براستہ بھارت لاہور سے ڈھاکہ روانہ ہوگیا ہے۔ یہ وفد پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ بنگلہ دیش بھی سربراہ کانفرنس میں شامل ہوسکے۔ وزرائے خارجہ کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ اس خصوصی مشن کو مصالحت کا فارمولا تیار کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ یہ جب تک مناسب سمجھے گا ڈھاکہ میں قیام کرے گا اور دونوں اسلامی ملکوں میں مصالحت پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اس خصوصی وفد کے سربراہ کویت کے وزیر خارجہ مقرر کئے گئے ہیں۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ وفد نے بنگلہ دیش کے وزیرِ خارجہ سے بات چیت شروع کردی ہے۔

مرکزِ سلسلہ میں آنیوالے مہمانوں کے قیام کیلئے

جدید وضع کے ایک گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

ربوہ ۲۰ فروری۔ آج دوپہر فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے زیرِ اہتمام دفاتر تحریکِ جدید کے عقبی میدان میں بیرونِ پاکستان سے تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے ایک جدید وضع کے گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لاکر اپنے دستِ مبارک سے گیسٹ ہاؤس کی بنیاد رکھی اور لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

یہ تقریب ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر عمل میں آئی۔ بہت سے بزرگانِ سلسلہ و احباب اس میں شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر تقریب کا آغاز مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نائب صدر محترم کرنل عطاء اللہ خان صاحب نے مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام اور اس کے پروگرام کی اہم شقوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا گیا تھا کہ فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام حضرت فضلِ عمر مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں کیا کیا کام سرانجام دیئے جارہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ جو افتتاحی تقریب آج عمل میں آرہی ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں ایک اہم منصوبہ ہے جس کے تحت بیرونِ پاکستان سے مرکزِ سلسلہ میں تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے جدید وضع کا ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا جائے گا۔ اس کے دو بڑے بلاکوں میں سے سرِدست پہلا بلاک بنایا جائے گا اس کی نچلی منزل کا رقبہ سات ہزار مربع فٹ سے کچھ زیادہ ہوگا۔ اس میں تین ائرکنڈیشنڈ سیٹ ہوں گے۔ ایک بڑا ائرکنڈیشنڈ ڈرائنگ ہال ہوگا جس میں بیک وقت ایک صد مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ بالائی منزل میں ۲۳ مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ اس بلاک کے پیچھے ایک دوسرا بلاک تعمیر کیا جائے گا جس میں ۵۰ مزید مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ مجوزہ عمارت کا نقشہ اور دیگر فنی تفاصیل مکرم محمود حسین صاحب آرکیٹیکٹ اور مکرم میاں نذیر احمد صاحب کنسلٹنگ انجینئر نے بڑی محنت سے تیار کی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں محترم کرنل صاحب نے حضور کی خدمت میں سنگِ بنیاد رکھنے کی درخواست کی چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کے ہمراہ اُس مقام پر تشریف لے گئے جہاں پر کھدی ہوئی بنیادوں میں حضور نے سنگِ بنیاد رکھنا تھا۔ حضور نے تین اینٹیں زیرِ لب لمبی دعائیں کرنے کے بعد اپنے دستِ مبارک سے بنیاد میں رکھیں جس کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب کو بنیاد میں اینٹیں رکھنے کا موقع دیا گیا:۔

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب۔ محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے، بی ٹی۔ محترم میاں روشن دین

ڈائریکٹران فضلِ عمر فاؤنڈیشن:۔ محترم کرنل عطاء اللہ خان صاحب۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب محترم محمود الحسن صاحب۔ محترم حمید نصر اللہ خان صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ محترم ملک سیف الرحمن صاحب۔ محترم سید مسعود احمد صاحب۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر۔

مندرجہ ذیل غیر ملکی طلباء نے بھی جو ربوہ میں زیرِ تعلیم ہیں بنیادی اینٹیں رکھیں:۔ منیر الاسلام صاحب انڈونیشیا۔ ابراہیم بن یعقوب صاحب گھانا۔ ذکراللہ ایوب صاحب نائیجیریا۔ محمد حفیظ صاحب فجی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام جملہ مدعوئین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۳